© rasailojaraid.com

اسلام میں قبروں کے احکام

تحریر: مولانا ابوسلمان جاوید اقبال محمدی حفظہ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ﴾ ''کیا اللہ اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں؟'' [الزمر:۳٦] نیز فرمایا ﴿مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ آمَنْتُمْ﴾ ترجمہ: ''اللہ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور با ایمان رہو۔'' [النساء:۱۴۷] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے مطابق کرو۔'' [صحیح بخاری، صحیح مسلم]

معزز قارئین کرام! ابلیس انسانیت کا ازلی دشمن ہے جو نسل انسانی کی دائمی ہلاکت کیلئے ہر وقت کوشاں ہے۔ اس کے پاس ہزاروں حربے اور داؤ ہیں۔ اس کی چالوں میں سے سب سے بڑی چال صرف اور صرف یہی ہے کہ انسان کسی طرح حق بات (قرآن وسنت) کو سن ہی نہ پائے کیونکہ ممکن ہے کوئی حق بات سن کر اس پر سوچنا شروع کر دے اور ہدایت کی راہ پر چل پڑے۔ عظیم خوش نصیبی توحید وسنت کو اچھی طرح سمجھنا ایک مسلمان کو اپنی زندگی کا اولین مقصد بنانا چاہیے۔ اس بات پر ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اس کے نزدیک بہت عزت اور قدر والے ہیں ان کی تعظیم اور ادب واحترام اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اللہ کے وہ بندے جنہوں نے دین کی خاطر زندگی بسر کی، خود بھی شرک سے بچے اور لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کیا۔ لیکن ابلیس لوگوں کو برباد کرنے کیلئے بزرگوں کو ہی ڈھال بناتا ہے۔ چنانچہ ذرا گہری بصیرت سے دیکھئے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بڑے خطرے کی نشاندہی فرمائی ہے اور اپنی امت کی خیر خواہی فرماتے ہوئے کس قدر سختی سے روکا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیتیں پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بزرگوں کی قبریں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرضِ وفات میں مبتلا تھے تو بار بار اپنی چادر کو اپنے چہرۂ مبارک پر ڈالنا شروع کر دیا۔ کبھی چہرے سے ہٹا دیتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہودیوں اور نصرانیوں پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' اسی روایت کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر سجدے شروع کر دیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو (زائرین کی زیارت کیلئے) کھلا چھوڑ دیا جاتا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی خوف تھا جس کی وجہ سے آپ اس عمل سے بچنے کی تلقین کر رہے تھے۔'' [صحیح بخاری] سیدنا جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پانچ دن قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء علیہم السلام اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا کرتے تھے تم لوگ قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، بیشک میں تمہیں اس حرکت سے منع کرتا ہوں۔'' [صحیح مسلم]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا'' 1 قبروں کو پکا کرنے سے 2 ان پر عمارت بنانے سے 3 ان پر بیٹھنے سے (چاہے ویسے بیٹھنا ہو، چاہے مجاور بن کر) اور ان پر لکھنے (کتبہ لگانے) سے۔'' [صحیح مسلم] سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ (یعنی ان میں نوافل ادا کیا کرو) اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنالینا اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو، تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔'' [ابوداؤد]

قبروں کی زیارت کا مقصد

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی اور آخرت کی یاد تازہ کرتی ہیں۔'' [صحیح مسلم] اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کا حکم دیا ہے نہ کہ مزاروں کی زیارت کا، اور پھر آخرت کی یاد تو کچی اور بدحال قبروں کو دیکھ کر تازہ ہوتی ہے نہ کہ عالیشان مزاروں کی زیارت سے۔ قبروں کی زیارت کا مقصد کیا تھا مگر یہاں تو مزار سنگِ مرمر سے سجا ہوا ہے، گرمیوں میں پنکھے لگے ہوئے ہیں، ٹھنڈے پانی اور دودھ کی سبیلیں جاری ہیں، حلوے زردے اور کھیروں کے لنگر لگے ہوئے ہیں، خواتین بنج دھج کر وہاں موجود ہیں، بھنگڑے اور دھمالیں لوگوں کے دلوں میں آخرت کی یاد تازہ کرنے کے بجائے ان میں آخرت سے بے خوفی پیدا کر رہی ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے احتیاط کرتے ہوئے یہاں تک فرما دیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرما دیا کہ قبر کی اپنی مٹی کے علاوہ اس پر مزید مٹی کا اضافہ کیا جائے۔ [سنن نسائی] اگر قبر پر چادر چڑھانا اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سالانہ عرس منانا جائز ہوتا تو ملتِ اسلامیہ میں یہ حق سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہ لوگ (یہود ونصاریٰ) ایسے تھے کہ جب ان میں سے کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور پھر اس میں اس کی تصویریں لٹکا دیتے۔ قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق شمار ہوں گے۔'' [صحیح بخاری] ابو الھیاج اسدی فرماتے ہیں کہ ''مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''کیا میں تجھے اس مشن پر روانہ نہ کروں جس پر مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے روانہ فرمایا تھا؟ وہ مشن یہ ہے کہ تم جو بھی تصویر دیکھو، اسے مٹا دو اور جو بھی اونچی قبر دیکھو، اسے برابر کر دو۔'' [صحیح مسلم]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر تم میں سے کوئی شخص کسی انگارے پر بیٹھے اور وہ انگارہ اس کے کپڑوں کو جلا دے پھر اس کے بدن کو جا لگے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر کا مجاور بنے۔'' [صحیح مسلم] سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ''اے میرے اللہ! میری قبر کو وثن (آستانہ) نہ بننے دینا کہ اس کی پوجا ہونے لگے، اللہ کا سخت غضب ہو اس قوم پر جو اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنائے۔'' [موطا امام مالک] چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا اور آپ ﷺ کی قبر کو عرس، میلے، طواف، چڑھاوے اور نذر و نیاز وغیرہ سے محفوظ رکھا۔

پیر پیران شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا فتویٰ

آپ فرماتے ہیں ''قبر زمین سے ایک بالشت بلند کی جائے اور اس پر پانی چھڑکا جائے اور اس پر سنگریزہ رکھ دیں اور اگر لیپ کر دیں تو جائز ہے مگر کچ (چونے سیمنٹ وغیرہ سے پکا کرنا) جائز نہیں۔'' [غنیۃ الطالبین]

کیا مُردے سنتے ہیں؟

''اے میرے رسول ﷺ ''تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔'' [الروم: ۵۲] ''اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ وہ تو اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں۔'' [الاحقاف: ۵۔۶]

مسلمانوں کی موجودہ حالت

اس وقت ہمارے کلمہ گو بھائیوں کی صورتِ حال یہ ہے کہ مصائب اور نقصانات کو اصحابِ قبور کی طرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منسوب کیا جاتا ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ ان کی ناراضگی کی وجہ سے ہمیں یہ تکلیف پہنچی ہے۔ بہت سے لوگ انہیں سمیع اور بصیر (سننے اور دیکھنے والا) خیال کرتے ہیں۔ خطرات اور مصائب کے وقت ان کو پکارتے ہیں اور ان کا وسیلہ لیتے ہیں۔ کیا یہ وہی کام نہیں جن میں شیطان نے سابقہ امتوں کو ملوث کیا تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے آغازِ اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قبروں پر جانے سے منع فرمایا تھا؟

احناف کی رائے

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ایک شخص کو کچھ لوگوں کی قبروں کے پاس آ کر سلام کر کے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے قبر والو! تمہیں کچھ خبر بھی ہے اور کیا تم پر اس کا کچھ اثر بھی ہے کہ میں تمہارے پاس مہینوں سے آ رہا ہوں اور تم سے میرا سوال صرف یہ ہے کہ میرے حق میں صرف دعا کر دو، بتاؤ تمہیں کچھ خبر بھی ہے یا تم بالکل غافل ہو؟ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس کا یہ قول سن کر کہا کہ تجھ پر پھٹکار ہو، تیرے دونوں ہاتھ گرد آلود ہو جائیں، تو ایسے لوگوں سے کلام کر رہا ہے جو نہ جواب دے سکتے ہیں اور نہ کسی چیز کے مالک ہی ہیں اور نہ آواز ہی سن سکتے ہیں۔ پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی ﴿وَ مَا أَنْتَ بمسمع من فی القبور﴾ ترجمہ: ''(اے نبیؐ) آپ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں نہیں سنا سکتے۔ [فاطر:۲۲] کسی شاعر نے کیا خوب ترجمانی کی ہے۔

جو کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں
انہیں لوگ مشکل کشا مانتے ہیں

''تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہارا کہنا مان لیں اگر تم سچے ہو۔'' اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین جن کی مورتیاں بنا کر پوجتے تھے وہ بھی پہلے اللہ کے بندے اور انسان ہی تھے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ بتوں کی بابت صحیح بخاری میں صراحت موجود ہے کہ وہ اللہ کے نیک بندے تھے۔ [الاعراف:۱۹۴] عالمِ برزخ (یعنی قبر کی زندگی کے حالات) کا تعلق متشابہات سے ہے، جس کا ادراک عالمِ برزخ میں جا کر ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے شہداء کی زندگی کے بارے میں فرمایا ہے ''اور اللہ کی راہ کے شہیدوں کو مُردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔'' [البقرۃ:۱۵۴] یعنی ان کی زندگی دنیا جیسی نہیں ہے اسی لیے شہید کی بیوی کی شادی کر دی جاتی ہے اور اس کی وراثت تقسیم کی جاتی ہے۔ سید الشہداء نبی کریم ﷺ کے حقیقی چچا کی قبر جبل احد میں ہے وہاں نہ ہر سال پھول چڑھائے جاتے ہیں نہ کوئی فوجی ان کو سلوٹ کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ تعالیٰ نے بعض کام اپنی عبادت کیلئے مخصوص فرما دیئے ہیں جن کو عبادت کہا جاتا ہے جیسے سجدہ، رکوع، ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، اللہ کے نام خیرات کرنا، کعبہ کی زیارت کیلئے دُور سے سفر کر کے جانا، اس کا طواف کرنا، اس کی طرف رخ کر کے سجدہ کرنا، اس کی طرف قربانی کے جانور لے جانا، اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعائیں کرنا، حجرِ اسود کو چومنا، ملتزم جو کہ حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان والی دیوار ہے اس کو ہاتھ، منہ اور چھاتی لگانا یہ سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے طور پر مسلمانوں کو بتائے ہیں، پھر اگر کوئی شخص کسی نبی یا ولی یا بھوت پریت کو یا جن اور پری کو یا کسی قبر کو متبرک سمجھ کر سجدہ یا رکوع کرے اس کے سامنے ہاتھ باندھ کر احترام کے ساتھ کھڑا ہو جائے یا اس کے نام پر چڑھاوا چڑھائے، یا جاتے وقت الٹے پاؤں چلے، یا قبر کو چومے، یا اس پر سبز یا کسی اور رنگ کا غلاف چڑھائے، یا وہاں چراغ جلائے یا اس کی بھی چوکھٹ کا بوسہ لے یا مجاور بن کر اس قبر کی حفاظت کرے، غرض اس قسم کا کوئی کام کرے تو اس نے کھلا شرک کیا۔ اس کو ''شرک فی العبادت'' کہتے ہیں یعنی غیر اللہ کی ویسی تعظیم کرنا جس طرح اللہ کی تعظیم کی جاتی ہے۔ آج کل بہت سارے مسلمان اس میں ملوث ہیں۔ وہ تمام کام جن کے کرنے سے سختی سے رد کا گیا ہے آج ہو رہے ہیں۔ مزارات پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط، قبروں سے حاجت روائی، مشکل کشائی اور ڈھول تاشے جیسے کام عروج پر ہیں۔ نذر و نیاز، دعا، قربانی، خوف، سجدہ قیام سب اللہ ہی کیلئے ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''(اے پیغمبر ﷺ) اعلان کر دیجئے! کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔'' [الانعام: ۱۶۲] چونکہ انبیاء علیہم السلام کا بنیادی مقصد ہی انسانیت کو کفر و شرک کی آلودگیوں سے نجات دلانا ہوتا ہے اور امت محمدیہ پر دین کی تکمیل کے ساتھ ہر قسم کے شرک کی ممانعت کر دی گئی ہے اور وہ اسباب و ذرائع جو کسی بھی قسم کے شرک کا سبب بن سکتے تھے جیسے سجدہ تعظیمی وغیرہ وہ بھی امت کیلئے حرام قرار دے دیئے گئے ہیں کیونکہ شرک میں گرفتار کرنے کیلئے ابلیس ہمیشہ عالی مرتبہ ہستیوں کے مقام و مرتبہ کو استعمال کرتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا اس کے باوجود آپ ﷺ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔ [جامع ترمذی] آج ہم مزاروں پر جا کر قبر کے سامنے ہاتھ باندھ کر کتنے ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے 1 کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر 2 ان پر سجدہ کرنے والی عورتوں پر 3 اور ان پر چراغ روشن کرنے والی عورتوں پر۔'' [سنن ابی داؤد]

کائنات کی سب سے بڑی بیماری شرک ہے

معزز قارئین کرام! قبریں ہمیشہ سے شرک کا ذریعہ رہی ہیں اور سابقہ امتوں کے شرک کی بڑی وجہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قبریں ہی تھیں جو رفتہ رفتہ بت پرستی میں تبدیل ہو گئیں۔

قبر میں مدفون اشخاص سے دعا مانگنا جائز نہیں

''جن کو تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر دیں گے۔'' قرآن کی اس آیت سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے، جنہیں پکارا جاتا ہے وہ سب پتھر کی مورتیاں ہی نہیں ہوں گی بلکہ ان میں فرشتے، جنات، شیاطین اور نیک وصالح بزرگ بھی ہوں گے۔ دعا صرف اسی سے کی جا سکتی ہے جو ہمارا خالق و معبودِ حقیقی ہو، جس کو کبھی نیند یا اونگھ نہ آتی ہو، جو ہر زبان جانتا ہو، جو تمام مخلوقات کے احوال کی خبر رکھتا ہو، دلوں کے احساسات تک واقف ہو، آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا خود مالک ہو، جسے کسی کو کچھ عطا کرنے کیلئے دوسروں کی اجازت کی ضرورت نہ ہو۔ آپ خود سوچیں، کیا یہ سب صفتیں قبر میں مدفون شخص میں پائی جاتی ہیں؟ ''اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیئے ہوئے ہیں، مُردے ہیں زندہ نہیں، انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔'' اس آیت میں ان کو صرف مردہ ہی نہیں بلکہ مزید وضاحت فرما دی کہ وہ زندہ نہیں ہیں، دنیا سے ان کا رابطہ ختم ہو چکا ہے۔ [النحل: ۲۰-۲۱] ''اللہ کے سوا جن جن کو تم پکار رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے گو سارے کے سارے جمع ہو جائیں۔'' [الحج: ۷۳]

اس آیت میں یہ بھی بتا دیا کہ وہ معبودان باطلہ، جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر مدد کیلئے پکارتے ہو، یہ سارے کے سارے جمع ہو کر ایک نہایت حقیر سی مخلوق مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، اس کے باوجود تم انہی کو اپنا حاجت روا سمجھو تو تمہاری عقل قابلِ ماتم ہے۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی رہی ہے وہ صرف بت یا پتھر کی مورتیاں ہی نہیں ہوتی تھیں بلکہ وہ اللہ کے نیک بندے تھے، جن کے مرنے کے بعد لوگوں نے انہیں اللہ کا شریک بنا لیا، جیسے کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''اللہ ہماری سنتا نہیں اور ان کی ٹالتا نہیں، یعنی قبر والوں کی بات ٹالتا نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ''ہماری اِن کے آگے اور ان کی اللہ کے آگے'' ایسی باتیں اللہ کے ہاں ناقابلِ معافی جرم ہیں۔ ہمیں ہر حال میں خواہ خوشی ہو یا غم، دکھ ہو یا سکھ، بیماری ہو یا طلب رزق صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔'' [المومن: ۶۰] نیز فرمایا ''اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' [ق: ۱۶] ''بے کس کی پکار کو جبکہ وہ پکارے، کون قبول کر کے مصیبت کو دُور کر سکتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔'' [النمل:۶۲] اور فرمایا ﴿اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ﴾ ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں؟'' [الزمر:۳۶] اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو نجس یعنی پلید کہا حالانکہ مشرکینِ عرب بیت اللہ کا طواف کرتے، حاجیوں کو پانی پلاتے اور مسجد حرام کو آباد کرتے تھے لیکن کیا ان کی کوئی نیکی ان کے کام آئی؟ نہیں! کیونکہ وہ ان بتوں کو، قبروں والوں کو اپنا سفارشی اور وسیلہ سمجھتے تھے اور آج کا مسلمان بھی فوت شدہ بزرگوں کو اپنا سفارشی اور وسیلہ سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں آپ کہہ دیجئے! کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، وہ پاک ہے برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے۔'' [یونس:۱۸]

نسلِ انسانی کا آغاز اور شرک

شیطان کا ڈاکہ اور نوح علیہ السلام کی قوم کے پنج تن پاک: یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ظالم شیطان ان بزرگوں کے مقام و مرتبہ کا جال بچھا کر لوگوں کا شکار کرتا اور انہیں شرک میں گرفتار کرتا ہے۔ چنانچہ نوح علیہ السلام کی قوم نے جن پانچ ہستیوں کی پرستش کی اور انہیں اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر ان سے فریاد طلب کی، وہ سب نیک بزرگ تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ بت دراصل ان کی قوم کے پانچ نیک آدمیوں کے نام تھے جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کو بہکایا کہ ان کی یاد تازہ رکھنے کیلئے ان کے مجسمے بناؤ، انہوں نے ایسا ہی کیا لیکن جب وہ لوگ (جنہوں نے مجسمے بنائے تھے) فوت ہو گئے تو ان کے بعد کی نسل نے ان کی عبادت شروع کر دی۔'' [صحیح بخاری] امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''متعدد اسلاف اہل علم کا قول ہے کہ جب وہ فوت ہو گئے تو ابتداء میں یہ لوگ قبروں کے مجاور بنے، پھر ان کے مجسمے بنائے، پھر عرصہ دراز گزرنے کے بعد ان کی پوجا شروع کر دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا جو کہ ساڑھے نو سو سال اللہ کی توحید بیان کرتے رہے اور شرک سے منع کرتے رہے۔'' اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد فرمایا'' کہ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو۔'' [نوح :۲۔۳] جب نوح علیہ السلام کی قوم قبر پرستی سے باز نہ آئی تو اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی کشتی میں جتنے لوگ سوار تھے انہیں چھوڑ کر پوری قوم کو ایک بہت بڑے سیلاب کے ذریعے تہس نہس کر دیا۔ آج مسلمانوں میں وہی بیماری عام ہو چکی ہے۔ جب منع کیا جائے تو جواب دیا جاتا ہے کہ ہم ان بزرگوں کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یہ اللہ کے بہت مقرب اور نیک بندے ہیں اس لیے ہم ان کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں۔ قوم نوح علیہ السلام اور مکہ کے مشرکین بھی اپنے موقف کی تائید میں بالکل یہی دلیل پیش کرتے تھے۔ [یونس:۱۸]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خانہ کعبہ میں کیے جانے والے اعمال قبروں پر

جو کچھ بیت اللہ میں کیا جاتا ہے وہی مزارات پر دہرایا جاتا ہے۔ ترمذی اور نسائی کی روایت کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ نے کعبہ کے گرد طواف کو نماز کی مثل قرار دیا ہے۔ اب یہاں قبر کے گرد پھیرے لگا کر صاحب قبر کی عبادت کی جاتی ہے، وہاں حجرِ اسود کا بوسہ لیا جاتا ہے تو یہاں مزار پر لگے ہوئے سرخ و سفید پتھروں کو چوما جاتا ہے۔ وہاں سال میں دو مرتبہ کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا ہے تو یہاں سال میں کئی مرتبہ بزرگوں کے مزاروں کو رنگ برنگی سنہری چادروں سے سجایا جاتا ہے۔ وہاں بیت اللہ کو غسل دیا جاتا ہے تو یہاں حضرت صاحب کی قبر کو کئی من عرق گلاب سے دھویا جاتا ہے۔ وہاں لبیک لبیک کہہ کر اللہ کے حضور حاضری کا اعلان کیا جاتا ہے تو یہاں شرکیہ اشعار اور قوالیاں گا کر تلبیہ کی نقل کی جاتی ہے۔ لوگ بڑے اخلاص کے ساتھ اولیاء و صلحاء کی قبروں پر نذر و نیاز دیتے ہیں اور بڑے بڑے میلے اور عرس یہاں کی مذہبی ثقافت بن چکے ہیں۔ اس میں جب کوئی وزیر اعظم یا صدر بنتا ہے تو پہلے وہ خوبصورت سی چادر مزار پر چڑھاتا ہے۔ پیری مریدی کے نام پر بے شمار لوگ اپنا ایمان، مال اور عزت تک برباد کروا چکے ہیں۔

قیامت کے دن بدترین لوگ کون؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک لوگوں میں سے بدترین ہوں گے وہ لوگ جو اس وقت زندہ رہیں گے جب قیامت واقع ہوگی، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے۔“ [مسند احمد]

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی قبریں

ایک قابل غور حقیقت یہ بھی ہے کہ اس دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام تشریف لائے، اب اگر قبروں کا باقی رہنا یا ان انبیاء کی قبروں پر مزار بنانا اتنا ہی ضروری ہوتا تو تمام اولاد آدم سے افضل و اعلیٰ انبیاء کرام ہیں ان کی قبریں محفوظ ہونی چاہیے تھیں مگر ایسا نہیں ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ پختہ قبریں بنانا اور ان کی مجاوری کرنا شریعت کے خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آبادی کے ساتھ ساتھ قبروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر سنت رسول ﷺ کے مطابق قبریں کچی بنائی جاتیں تو وقت گزرنے کے ساتھ پرانی قبریں مٹتی چلی جاتیں۔ ”قیامت کے روز ایک ایک قبر سے آوازیں آنے“ کا مطلب بھی یہی ہے کہ قبروں پر قبریں بنتی چلی جائیں۔ اس طرح مشکلات بھی نہ آئیں اور فضول خرچی کے ارتکاب کے ساتھ شریعت کی مخالفت بھی نہ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آخرت کی یاد کہاں؟ مزاروں پر یا قبرستانوں میں؟

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہم مزارات پر اس لیے جاتے ہیں کہ وہاں دُعا کریں ہم وہاں کچھ مانگتے نہیں۔ تو ایسے لوگوں کی خدمت میں چند گزارشات ہیں پہلی تو یہ کہ مزار کا پختہ بنایا جانا ،نمبر 2 اس پر چادر چڑھانا، نمبر 3 چراغ جلانا اور نمبر 4 عرس میلہ منانا، یہ سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سارے کام وہاں خلافِ شریعت ہوتے ہیں تو پھر کہاں آخرت کی اور موت کی یاد آئے گی؟ آخرت کی یاد تازہ کرنے کیلئے قبروں کی زیارت کرنا، ان کا ادب واحترام کرنا جائز و مستحسن ہے لیکن پکی قبریں بنانا، ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا، ان پر عمارت بنانا، چراغ جلانا، طواف کرنا، وہاں رکوع یا سجدہ کی طرح جھکنا، ان سے فریادیں طلب کرنا، یہ سب کام دعا اور عبادت میں شمار ہوتے ہیں اور ان کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں تمام انسانوں کی ضروریات صرف اللہ تعالیٰ ہی پوری کرتا ہے حتیٰ کہ جو لوگ اللہ کے وجود کا انکار کرتے ہیں انہیں بھی رزق، اولاد، نوکری، صحت اور دنیا کی عیش وعشرت کا سامان مل رہا ہے۔ قرآن کی اس آیت کو ہمیشہ یاد رکھیں ﴿اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ﴾ ”کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں؟“ [الزمر:٣٦]

گھبرائیے نہیں! اگر ندامت اور شرمندگی کا احساس ہو گیا ہو تو پریشان نہ ہوں۔ ایمان کا تقاضہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتوں کو فوراً قبول کر لیا جائے اور اپنی خواہش، جماعت، گروہ، مسلک یا اکابرین کو قرآن وسنت پر ترجیح نہ دی جائے۔ ایسے ہی لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم خوشخبری ہے ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ ترجمہ ”اے نبی ﷺ فرما دیجئے اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے (یعنی بڑے بڑے گناہ کیے ہیں) تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔“ [الزمر:٥٣]

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں قبر پرستی کے اس مذموم جہنمی فعل سے بچائے، کیونکہ بروز قیامت ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے لیکن شرک کی معافی نہیں۔ شرک خالق کے ساتھ سب سے بڑی بددیانتی ہے۔ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے الحمدللہ جو حقیقت تھی قرآن وسنت سے کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ﴾

© rasailojaraid.com